احکام قرآنی کے اصل الفاظ (آیات) مع ترجمہ پیش کردیے گئے ہیں اور کہیں کہیں تشریحی بیان شامل کردیا گیا ہے۔ ایک مسلمان کے لیے یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ اسلام نے کس چیز سے روکا ہے، کس بات کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، مسلمان کو اپنی انفرادی، اجتماعی، خانگی اور پبلک زندگی میں کس لائحۂ عمل پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ یہ رسالہ اختصار کے باوجود اس ضرورت کو بڑی حد تک پورا کرتا ہے۔ انداز بیان صاف اور شگفتہ ہے، اور اسلامی صورت وسیرت کا بہترین آئینہ۔

"غیر مسلموں کے بزرگوں کی تعظیم کرو" کے زیر عنوان دیگر پیشوایان مذاہب کے بارے میں گو موقف نے کافی احتیاط سے کام لیا ہے تاہم اس احتیاط کے اندر سے بھی بوئے مداہنت آتی ہے۔ محض کسی گروہ کا اپنے پیشوا کے متعلق یہ دعویٰ کردینا کہ وہ "ایشور کا بھگت اور خدا کا رسول تھا" ہم پر یہ لازم نہیں کردیتا کہ ہم اس کے نبی ہونے کا امکان کو مرجع قرار دیدیں اور اگر وہ ان کی تعلیم یا ان کے حالات قرآن کریم کے معیار پر درست ثابت نہ ہوں تو یہ سمجھ لینا پڑیگا کہ بعد میں آنے والوں نے ان میں رنگ آمیزی کردی ہے" اس اصول کے مطابق مرزا صاحب قادیانی اور گرونانک صاحب کے متعلق کیا تخیل قائم کیا جائیگا؟ کیونکہ ان کے پیرو انھیں فرستادگان الٰہی مانتے ہیں اور رسول عربی کا ارشاد ہے کہ لا نبی بعدی۔ علاوہ ازیں جو بانیان مذاہب قبل نزول قرآن گذر چکے ہیں انھیں کے متعلق کیونکر یہ کلیہ قائم کرلیا جائے کہ اگر ان کی تعلیمات اور ان کے احوال قرآنی معیار پر ٹھیک نہ اتریں تو تسلیم کرلینا چاہیے کہ ان کے پیرووں نے رنگ آمیزی کردی ہے؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ واقعی ان کے احوال اور انکی تعلیمات قرآنی نقطہ نظر کے خلاف رہی ہوں؟ کیا جھوٹا دعویٰ نبوت پچھلے زمانوں میں کوئی ناممکن چیز رہی ہے جبکہ فرعون اور نمرود کے خدا ہونے تک کے دعاوی قرآن میں منقول ہیں؟ ہاں غیر اقوام و ملل کے پیشواؤں کو تعظیمی انداز سے یاد کرنا اور انکی شان میں گستاخی سے اجتناب کرنا البتہ عین اخلاق ہے اس سے کون انکار کرسکتا ہے؟ پیشوایان مذاہب تو بڑی چیز ہیں قرآن تو بتوں اور پتھر کی بے جان مورتیوں تک کو برے کلمات سے یاد کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

مفسد قرآن | تالیف مولانا احمد علی صاحب - مقامی حضرات دفتر انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ - لاہور